# مؤذن ایک بار پھر ہسپانویوں کو دعوت نماز دے رہا ہے: بی بی سی

## ہسپانویوں نے ہر اس شخص کو قتل کیا یا باہر نکال دیا جس نے مسلمان ہونے کا اقرار کیا

## قرون وسطیٰ کے یورپ میں مسلم دور حکمرانی رواداری کیلئے مثال رہا

## اب پھر نئی صبح کا آغاز ہو رہا ہے، یہاں سے قانون اور طب و حکمت کی بھی تعلیم عام ہو گی

میڈرڈ (بی بی سی/ ڈاٹ کام) پانچ چھ سو سال گزرے کہ جزیرہ نما آئیبریا پر دوبارہ قابض ہونے والے ہسپانویوں نے مسلم حکمرانوں کے آٹھ سو برس طویل اقتدار کا خاتمہ کرتے ہوئے مسلمان ہونے کا اقرار کرنے والے ہر شخص کو یا تو قتل کر ڈالا تھا یا پھر نکال باہر کیا تھا۔ مگر آج (جمعرات کو) ایک مؤذن بائیس برس سے مختلف تنازعات کا شکار رہنے والے ایک منصوبے کے اختتام پر ایک بار پھر اذان دے کر ہسپانوی مسلمانوں کو دعوت نماز دے رہا ہے۔ کبھی مسلم حکمرانی کی علامت رہنے والے محل الحمراء میں بننے والی اس مسجد کا ازسرنو افتتاح یورپ میں عقیدت و ایمان کی نئی صبح کا آغاز ہے۔ جس کی تقریب میں مسلم و غیر مسلم معززین شہر اور ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔ مسجد کے نومسلم ترجمان عبدالحق سلابیری کا کہنا ہے کہ یہ مسجد ہسپانوی عوام اور دیگر یورپی اقوام کیلئے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نکتہ آغاز ثابت ہو گی۔ جو اسلام کے بارے میں قائم غلط تصورات کو توڑ کر اسے یورپی اقوام کیلئے بیرونی مذہب کی حیثیت سے متعارف کرائے گی۔ ایسے میں جب یورپ میں اسلام کے مذہبی شعار و عقائد شکوک و شبہات کے نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ ہسپانوی مسلمانوں کو امید ہے کہ وہ اس براعظم کے باسیوں کو ثقافت و تمدن کے اس عظیم ورثہ کی یاد دلانے میں کامیاب ہو جائیں گے جو مسلم دور حکمرانی کی ایسی نشانی ہے جس میں فنون لطیفہ و تعمیر، علوم طب اور حکمت، علوم فلکیات و موسیقی اور فہم و دانش پروان چڑھے۔ بعض مورخین کے خیال میں قرون وسطیٰ کے یورپ میں مذہبی رواداری کے لحاظ سے یہ مسلم دور حکمرانی اپنی مثال آپ رہا ہے۔ ہسپانیہ کے جنوب میں مسلمان حکمرانوں کے اس دور نے مسلمانوں اور یہودیوں کو ساتھ ساتھ رہتے بھی دیکھا ہے۔ قرطبہ دونوں مذاہب کیلئے ثقافتی مرکز رہا ہے جبکہ اندلس بھر